مختصر

﴿أصول الإيمان﴾

رضوان الله عليهم أجمعين

﴿صحابة الكرام وأهل بيت النبي ﷺ﴾

{تیسرا أصل- حصہ دوم}

{زبان اردو}

الأعداد والإضافة:

أبو تيميَّة محمد منيب بٹ عفاه الله عنه

تقديم وطبع بإشراف: أكاديمية زاد بارهموله كشمير

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ مختصر رسالہ "اِصول الاِیمان" کے تیسرے اصل کی توضیح پر مشتمل ہے، جس میں صحابۂ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین سے محبت، عقیدت اور ان کے دفاع کے عقیدے کو بیان کیا گیا ہے۔

اہل السنۃ والجماعۃ کا ایمان ہے کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عادل و برگزیدہ ہیں، ان کی توقیر و تعظیم دین کا جزوِ لاینفک ہے، اور جو ان سے بغض رکھے وہ اہل حق کے دائرے سے خارج ہے۔

یہ بیان منہج سلف کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے، تاکہ اس باب میں عقیدہ واضح رہے، اور اہل باطل کے پھیلائے گئے شبہات کا ازالہ ہو سکے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اسے خالصتاً اپنے لیے قبول فرمائے، اور اسے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

کتبہ:
أبو تیمیّۃ محمد منیب بٹ عفاہ اللہ عنہ

3

﴿صحابہ کرام اور اہل بیت﴾

رضوان اللہ علیہم اجمعین

(تیسرا أصل)

﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

(التوبة: 100)

(وہ مہاجر اور انصار جنہوں نے سب سے پہلے ایمان لانے میں سبقت کی اور وہ لوگ جنہوں نے احسن طریق پر ان کی اتباع کی، اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن میں نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے)

▫ تعريف الصحابة لغةً واصطلاحًا:

لغة:

▫ الصحابة: جمع " الصحابي "

((ساتھی، کسی کی صحبت اختیار کرنا))

■ **إصطلاحًا:**

✍ قال الحافظ ابن حجر العسقلاني رحمه الله:

﴿ مَن لَقِيَ النَّبيَّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم مُؤْمِنًا به، ومات عَلى الإسلامِ ﴾

((وہ شخص جس نے بحالتِ ایمان نبی ﷺ سے ملاقات کی ہو اور اسلام پر وفات پائی ہوں))

(نزهة النظر (88) ، والسيوطي في تدريب الراوي (2/191)

《 تو ان میں وہ سب شامل ہوں گے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی، چاہے ان کی ملاقات لمبی ہو یا مختصر۔ اور وہ بھی شامل ہوں گے جنہوں نے آپ سے روایت کی یا نہیں کی، اور وہ بھی جو آپ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے یا نہیں ہوئے 》

■ یہ تعریف تمام صحابہ کو شامل کرتی ہے، خواہ ان کے اعمال میں فرق ہو۔

■ لغة:

■ ((آلِ بیت لغوی طور پر: 'آل' کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کا اصل 'آلَ یَؤولُ' سے ہے، یعنی لوٹنا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا اصل 'اہل' ہے۔ اور آدمی کے 'آل' سے مراد اس کے گھر کے افراد اور اس کے قریبی رشتہ دار ہیں۔))

■ إصطلاحًا:

﴿ هُمُ الذينَ حُرِّمَتْ عليهِمُ الصَّدَقَةُ مِنْ آلِ بَيْتِ النبي ﷺ ﴾

((آلِ بیت وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام کر دیا گیا ہے، اور وہ نبی ﷺ کے گھرانے سے ہیں))

قوله تعالى:

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾

(الأحزاب:33)

[اور اپنے گھروں میں قرار پکڑے رہو، پہلے دور جاہلیت کی طرح اپنی زیب وزینت کی نمائش نہ کرتی پھرو، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہل بیت (نبی) اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کرکے اچھی طرح پاک صاف بنا دے]

﴿ اہل سنت و الجماعت کے نزدیک اہل بیت نبوی کی ترتیب ﴾

1. نبی اکرم ﷺ: آپ اہل بیت کے سربراہ اور سب سے معزز فرد ہیں۔

2. نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات (امہات المؤمنین): یہ بھی اہل بیت میں شامل ہیں، جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا:

﴿ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ ﴾ (سورة الأحزاب: 32)

3. نبی اکرم ﷺ کی اولاد: سب سے مشہور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، کیونکہ آپ کے ذریعے ہی نبی ﷺ کی نسل آگے بڑھی۔

4. نواسے (فاطمہ و علی رضی اللہ عنہما کے بیٹے):

- سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ۔
- سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ۔

□ ان کے علاوہ دو بیٹیاں بھی تھیں:

- سیدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہا
- سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا

5. سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

6. بنو ہاشم کے وہ افراد جن پر صدقہ حرام ہے:

- سیدنا عباس بن عبد المطلب اور ان کی اولاد
- سیدنا جعفر بن ابی طالب اور ان کی اولاد۔
- سیدنا عقیل بن ابی طالب اور ان کی اولاد۔

□ صحابہ کرام رضي اللہ عنہم کے فضائل اور عدالت!

□ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سب سے بہترین زمانے کے لوگ ہیں اور انبیاء و مرسلین کے بعد سب سے افضل بشر ہیں۔ قرآن کریم ان کی تزکیہ و تعدیل کے ساتھ نازل ہوا، اور ان کے فضائل و مناقب کے بارے میں بکثرت احادیث نبویہ وارد ہوئی ہیں۔

□ ان کے فضائل اور ان کی عدالت کے بارے میں جو کچھ آیا ہے، وہ درج ذیل ہے:

□ قال الله تعالی:

﴿مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ [الفتح:29]

(محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر تو سخت (مگر) آپس میں رحم دل ہیں۔ تم جب دیکھوگے انہیں رکوع و سجود کرتے ہوئے اور اللہ کے فضل اور اس کی رضا مندی کی تلاش کرتے ہوئے دیکھوگے (کثرت) سجدہ کی وجہ سے ان کی پیشانیوں پر امتیازی نشان موجود ہیں۔ ان کی یہی صفت تورات میں بیان ہوئی ہے اور یہی انجیل میں ہے جیسے ایک کھیتی ہو جس نے اپنی کونپل نکالی پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوئی اور اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی اس وقت وہ) کسانوں کو خوش کرتی ہے۔ تاکہ کافروں کو ان کی وجہ سے غصہ دلائے۔ اس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے)

1. اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی بشارت:

□ قال اللہ تعالی:

﴿رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا﴾ [التوبة:100]

(اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے، اور اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے)

2. صحابہ کرام کو امت کے لیے نمونہ قرار دیا گیا:

□ قولہ تعالی:

﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾ [التوبة:100]

(مہاجرین اور انصار میں سب سے پہلے ایمان لانے والے اور وہ لوگ جو نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کریں، اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے)

3. صحابہ کرام کو دنیا و آخرت میں کامیابی کی بشارت:

□ قولہ تعالی:

﴿وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ﴾

(اور سب کے سب سے اللہ نے بھلائی (جنت) کا وعدہ کر رکھا ہے)

■ حدیث میں صحابہ کرام کے فضائل:

1. صحابہ کرام پوری امت میں سب سے افضل ہیں:

❑ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ»

[(صحیح البخاری: 2652، صحیح مسلم: 2533)]

(سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے)

2. صحابہ کرام کا ستاروں کی مانند ہونا:

❑ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ، أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ، أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي، أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ»

(صحیح مسلم: 2531)

(ستارے آسمان کے لیے امان ہیں، جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر (قیامت کی) وعید آ جائے گی۔ اور میں اپنے صحابہ کے لیے امان ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر (فتنے اور آزمائشیں) آ جائیں گی۔ اور میرے صحابہ میری امت کے لیے امان ہیں، جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر (آزمائشیں) آ جائیں گی)

3۔ صحابہ کرام کو برا کہنے سے منع فرمایا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا کہ ان کے صحابہ کو برا کہا جائے:

«لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ»

(صحیح البخاری: 3673، صحیح مسلم: 2541)

(میرے صحابہ کو برا نہ کہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان کے ایک مد یا آدھے مد کے برابر بھی نہیں ہو سکتا)

4۔ صحابہ کرام کی اتباع ہدایت کی ضمانت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا، وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ»

(سنن ابی داود: 4607، صحیح)

(تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو، اور اس کو دانتوں سے پکڑ لو (یعنی سختی سے اس پر عمل کرو)

■ صحابہ کرام کے فضائل اقوال سلف وصالحین کی روشنی میں:

قال ابنُ مَسعودٍ رضي اللّٰہ عنه:

مَن كان مُستَنًّا فلْيَستَنَّ بمَن قد مات، أولئكَ أصحابُ محمَّدٍ صلَّى اللّٰہُ عليه وسلَّمَ، كانوا خيرَ هذه الأُمَّةِ، أبَرَّها قُلوبًا، وأعمَقَها علمًا، وأقَلَّها تكَلُّفًا، قومٌ اختارهم اللّٰہُ لصُحبةِ نبِيِّه صلَّى اللّٰہُ عليه وسلَّمَ، ونَقْلِ دِينِه، فتشَبَّهوا بأخلاقِهم وطَرائقِهم، فهم كانوا على الهَدْيِ المستقيمِ.

(شرح السنة للبغوي: الرقم : 1/214)

(جو کسی کی پیروی کرنا چاہے، تو وہ ان کی پیروی کرے جو دنیا سے رخصت ہو چکے، وہی لوگ محمد ﷺ کے صحابہ ہیں۔ وہ اس امت کے سب سے بہترین لوگ تھے، سب سے زیادہ پاک دل، سب سے زیادہ گہرے علم والے اور سب سے کم تکلف کرنے والے۔ یہ وہ قوم ہے جسے اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت اور اپنے دین کو آگے پہنچانے کے لیے منتخب کیا۔ پس ان کے اخلاق اور طریقوں کو اختیار کرو، کیونکہ وہی سیدھے راستے پر تھے)

وقال أيضًا رَضِيَ اللّٰہُ عنه :

[إنَّ اللّٰہَ نَظَر في قُلوبِ العِبادِ، فوَجَدَ قَلبَ مُحَمَّدٍ صلَّى اللّٰہُ عليه وسلَّم خَيرَ قُلوبِ العِبادِ، فاصطَفاهُ لِنفسِه، فابتَعَثَهُ برسالَتِه، ثُمَّ نَظَر في قُلوبِ العِبادِ بَعدَ قَلبِ مُحَمَّدٍ، فوَجَدَ قُلوبَ أصحابِه خيرَ قُلوبِ العِبادِ، فجَعَلَهم وُزَراءَ نَبيِّه، يُقاتِلونَ عَلى دينِه، فما رَأى المُسْلِمونَ حَسَنًا فهوَ عِندَ اللّٰہِ حَسَنٌ، وما رَأوا سَيِّئًا فهوَ عِندَ اللّٰہِ سَيِّئٌ]

(بے شک اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں نظر ڈالی، تو محمد ﷺ کے دل کو سب سے بہترین پایا، پس انہیں اپنے لیے منتخب فرمایا اور انہیں اپنی رسالت کے ساتھ بھیجا۔ پھر اللہ نے محمد ﷺ کے بعد بندوں کے دلوں میں نظر ڈالی، تو صحابہ کے دلوں کو سب سے بہترین پایا، پس انہیں اپنے نبی کے وزراء بنایا، جو اس کے دین کے لیے جہاد کرتے ہیں۔ لہٰذا جو چیز مسلمانوں کو اچھی لگے، وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے، اور جو چیز انہیں بری لگے، وہ اللہ کے نزدیک بھی بری ہے)

(رواه أحمد في المسند: الرقم : 3600)

□ قال قَتادةَ بْنِ دِعامةَ رحمه الله:

[أحَقُّ من صَدَّقتُم أصحابُ رَسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم الَّذينَ اختارَهمُ اللهُ لِصُحبةِ نَبيِّه، و إقامةِ دينِه]

(رواه أحمد بعد حديث: الرقم : 12375)

(سب سے زیادہ حق دار جن کی تم تصدیق کرو، وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہیں، جنہیں اللہ نے اپنے نبی کی رفاقت اور اس کے دین کو قائم کرنے کے لیے منتخب فرمایا)

قال ابنُ بَطَّةَ رحمه الله في الصَّحابةِ رَضِيَ اللهُ عنهم:

[فبِحُبِّهِم وبِمَعرِفةِ فَضلِهِم قامَ الدِّينُ، وتَمَّتِ السُّنَّةُ، وعَدَلَتِ الحُجَّةُ]

(ينظر: الإبانة الصغرى: ص287)

(انہی کی محبت اور ان کے فضل کی معرفت سے دین قائم ہوا، سنت مکمل ہوئی، اور حجت قائم اور متوازن ہوئی)

﴿عدالت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم﴾

■ ومعنى عدالة الصحابة:

[براءة جميعهم من وصف الفسق]

(صحابہ کی عدالت کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک فسق کے وصف سے بری ہے)

■ فسق سے براءت کا مطلب:

(جب کہا جاتا ہے کہ "تمام صحابہ فسق سے بری ہیں"، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ، خیانت، دین میں خیانت اور بڑے گناہوں پر اصرار سے پاک تھے۔ اگر ان سے کوئی گناہ ہوا بھی، تو وہ فوراً رجوع کرتے اور سچی توبہ کر لیتے۔ اس لیے ان کی عدالت کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا، اور ان کی روایات دین میں حجت سمجھی جاتی ہیں)

□ وقال ابن حجر العسقلاني رحمه الله:

[اتفق أهل السنة على أن الجميع - أي: من الصحابة راق - عدول، ولم يخالف في ذلك إلا شذوذ من المبتدعة]

الإصابة في تمييز الصحابة" (1/10)

(اہلِ سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں، اور اس کے خلاف صرف چند گمراہ بدعتیوں نے ہی اختلاف کیا ہے)

■ عدالت کا مطلب:

- صحابہ معصوم نہیں تھے، مگر وہ فسق و فجور پر قائم نہ رہتے تھے۔

- اگر ان سے کوئی خطا ہوتی، تو فوراً رجوع کر لیتے اور توبہ کرتے۔

- ان کی دیانت و تقویٰ کی گواہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دی ہے۔

■ فقہ اور اصولِ حدیث میں مقام:

- فقہ و حدیث میں صحابہ کی روایات کو بلا تردد قبول کیا جاتا ہے۔

- اصولِ حدیث میں یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ "تمام صحابہ عادل ہیں"۔

﴿ الصحابة كلهم عدول ﴾

■ اہلِ بدعت کا اختلاف:

- عدالتِ صحابہ کا انکار صرف گمراہ گروہ (رافضی، خوارج) نے کیا ہے۔

- ان کا موقف قرآن، حدیث اور اجماعِ امت کے خلاف ہے۔

■ صحابہ کرام کے درمیان فضیلت میں تفاوت:

▫ یعنی یہ عقیدہ کہ تمام صحابہ کرام عظیم مرتبے والے ہیں، لیکن ان میں بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے۔ جیسے:

■ سب سے افضل سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں:

عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي (أي: علي بن أبي طالب) : [أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : ثُمَّ عُمَرُ، وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ : عُثْمَانُ، قُلْتُ : ثُمَّ أَنْتَ، قَالَ : مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.] [صحيح البخاري: 3671]

(میں نے اپنے والد (علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل صحابی کون ہیں ؟ انہوں نے بتلایا کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ۔ میں نے پوچھا پھر کون ہیں ؟ انہوں نے بتلایا، اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں ۔ مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ اب (پھر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد ؟ تو) کہہ دیں گے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ۔ اس لیے میں نے خود کہا، اس کے بعد آپ ہیں ؟ یہ سن کر بولے کہ میں تو صرف عام مسلمانوں کی جماعت کا ایک شخص ہوں ۔)

عنِ ابنِ عُمرَ رَضِيَ اللهُ عنهما قال: ((كُنَّا نُخيِّرُ بينَ النَّاسِ في زَمَنِ النَّبيِّ ﷺ ، فنُخَيِّرُ أبا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمرَ بْنَ الخطَّابِ، ثُمَّ عُثْمانَ بنَ عفَّانَ، رَضِيَ اللهُ عنهم)) [صحيح البخاري: 3655]

(نبی کریم ﷺ کے زمانہ ہی میں جب ہمیں صحابہ کے درمیان انتخاب کے لیے کہا جاتا تو سب میں افضل اور بہتر ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے، پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو۔)

قال شهاب الدين القَسْطَلَّانيُّ رحمه الله:

(الأفضَلُ بَعدَ الأنبياءِ أبو بَكرٍ، وقَد أطبَقَ السَّلَفُ عَلى أنَّه أفضَلُ الأمَّةِ. حَكى الشَّافِعيُّ وغَيرُهُ إجماعَ الصَّحابةِ والتَّابِعينَ عَلى ذلك)

[إرشاد الساري: 6/85]

(انبیاء کے بعد سب سے افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، اور سلف نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ وہ امت میں سب سے افضل ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور دیگر علماء نے صحابہ اور تابعین کا اس پر اجماع نقل کیا ہے)

قال شيخ الإسلام إبن تيمية رحمه الله في القصيدة اللامية:

﴿ حُبُّ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ لِي مَذْهَبٌ

(تمام صحابہ کی محبت میرا مذہب ہے)

وَمَوَدَّةُ القُرْبَى بِهَا أَتَوَسَّلُ

(اور اہلِ بیت کی مودّت کو میں (اللہ تک) توسل اختیار کرتا ہوں)

وَلِكُلِّهِمْ قَدْرٌ وَفَضْلٌ سَاطِعُ

(سب کے لیے مقام و مرتبہ روشن ہے)

لَكِنَّمَا الصِّدِّيقُ مِنْهُمْ أَفْضَلُ ﴾ [القصيدة اللامية لشيخ الإسلام]

(لیکن ان میں صدیق (ابو بکر رضی اللہ عنہ) سب سے افضل ہیں)

قال الإمَام أَبو بَكْرِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيِّ المُتَوَفَّى سَنَةَ (316 هـ) في الحائية:

[وَقُلْ: إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ

(اور کہو: یقیناً لوگوں میں سب سے بہترین، محمد ﷺ کے بعد)

وَزِيرَاهُ قِدْمًا ثُمَّ عُثْمَانُ الْأَرْجَعُ

(وہ ہیں (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) جو ان کے پہلے وزیر تھے، پھر عثمان، جو زیادہ راجح ہیں)

وَرَابِعُهُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ بَعْدَهُمْ

(اور چوتھے وہ ہیں جو ان کے بعد سب سے بہترین ہیں)

عَلِيٌّ حَلِيفُ الخَيْرِ بِالخَيْرِ مُنْجِحُ]

(علی رضی اللہ عنہ، جو خیر کے ساتھی اور بھلائی میں کامیاب ہیں)

[المنظومة الحائية]

2۔ بقیہ خلفاء راشدین رضي الله عنهم:

- عمر بن الخطاب رضي الله عنه
- عثمان بن عفان رضي الله عنه
- علی بن أبی طالب رضي الله عنه

3. عشرہ مبشرہ :

عن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ عَوفٍ رَضِيَ اللهُ عنهُ قال:

قال رَسولُ اللهِ ﷺ: ((أبو بَكْرٍ في الجَنَّةِ، وعُمرُ في الجَنَّةِ، وعُثمانُ في الجَنَّةِ، وعَليٌّ في الجَنَّةِ، وطَلحةُ في الجَنَّةِ، والزُّبَيْرُ في الجَنَّةِ، وعَبدُ الرَّحمَنِ بنُ عَوفٍ في الجَنَّةِ، وسَعدٌ في الجَنَّةِ، وسَعيدٌ في الجَنَّةِ، وأبو عُبيدةَ بنُ الجَرَّاحِ في الجَنَّةِ)) [سنن الترمذي:3747]

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں، سعد جنتی ہیں، سعید (سعید بن زید) جنتی ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہیں)

- قال الإمام أبو بَكْرِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيِّ المُتَوَفَّى سَنَةَ (316 هـ) في الحائية:

﴿ سَعِيدٌ وسَعْدٌ وَابْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةٌ

(سعید، سعد، ابن عوف (عبدالرحمٰن بن عوف) اور طلحہ)

وَعَامِرُ فِهْرٍ وَالزُّبَيْرُ المُمَدَّحُ

(عامر فہر (ابو عبیدہ بن الجراح) اور زبیر جو تعریف کے لائق ہیں)

وَقُلْ خَيْرَ قَوْلٍ فِي الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ

(اور تمام صحابہ کے بارے میں بہترین بات کہو)

وَلَا تَكُ طَعَانًا تَعِيبُ وَتَجْرَحُ ﴾

(اور طعن و تشنیع کرنے والا نہ بنو جو عیب لگائے اور زخمی کرے)

﴿خلافت کی ترتیب ہی فضیلت کی ترتیب ہے﴾

■ اہل سنت والجماعت کے نزدیک خلافت کی ترتیب ہی فضیلت کی ترتیب ہے۔ یعنی:

1. ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ – سب سے افضل اور پہلے خلیفہ
2. عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ – دوسرے درجے پر
3. عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ – تیسرے درجے پر
4. علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ – چوتھے درجے پر

□ یہی ترتیب اجماعِ صحابہ سے ثابت ہے، اور اہل سنت کے عقیدے کے مطابق یہی فضیلت کی ترتیب ہے، کیونکہ خلافت ان کی برتری اور تقویٰ کی بنیاد پر دی گئی۔

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سب وشتم کی ممانعت﴾

اسلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت و احترام کو ایک بنیادی عقیدہ قرار دیا گیا ہے، اور ان پر سبّ و شتم (گالی دینا یا برا بھلا کہنا) سختی سے ممنوع ہے۔ اس کی ممانعت قرآن، احادیث اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :
" لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي ؛ فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ " [صحيح البخاري:3673]

(نبی کریم ﷺ نے فرمایا : میرے اصحاب کو برا بھلا مت کہو۔ اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مد غلہ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا اور نہ ان کے آدھے مد کے برابر)

عن عُروةَ قال: قالت لي عائِشةُ رضي الله عنها:
(يا ابنَ أختي أُمِروا أن يَستَغفِروا لِأصحابِ النَّبيِّ ﷺ فسَبُّوهم!) [صحيح مسلم:3022]

(عروہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : بھانجے ! لوگوں کو حکم یہ دیا گیا تھا کہ وہ نبی ﷺ کے اصحاب کے لیے استغفار کریں تو انھوں نے ان کو برا کہنا شروع کر دیا۔)

وَعَنْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلائِكَةِ ,وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ»
(رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَحَسَّنَهُ الأَلْبَانِيُّ/السلسلة الصحيحة:2340)

(جس نے میرے صحابہ کو برا کہا اس پر اللہ تعالیٰ ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔)

﴿کسی صحابی کی بھی تنقیص کرنے والا زندیق ہے﴾

قال أبو زرعة الرازي رحمه الله:

"إذا رأيت الرجل ينتقص أحدا من أصحاب رسول الله ﷺ فاعلم أنه زنديق"

الكفاية للخطيب البغدادي : (104)

(جب آپ کسی کو دیکھیں کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کے کسی ایک صحابی کی بھی تنقیص کر رہا ہے تو جان لو کہ وہ زندیق ہے)

﴿صحابہ کرام کے متعلق ایک حرف زبان درازی کرنے والا بھی گمراہ ہے﴾

قال سفيان بن عيينة رحمه الله:

" من نطق في أصحاب رسول الله ﷺ بكلمة فهو صاحب هوى"

(جو صحابہ کرام کے متعلق ایک حرف بھی زبان درازی کرتا ہے واہ گمراہ ہے)

(شرح السنة للبربهاري (75)

﴿گستاخ صحابہ کا اسلام مشکوک﴾

قال الإمامُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللَّهُ:

«إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَذْكُرُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رسولِ اللهِ ﷺ بسوءٍ فَاتَّهِمْهُ على الإِسلام»

البداية والنهاية (142/8)

﴿اہل سنت والجماعت کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں عقیدہ﴾

■ من عقيدة أهلِ السُّنَّةِ في الصحابة رَضِيَ اللّٰه عنهم وجوب محبتهم.

■ من عقيدة أهل السُّنَّةِ في الصَّحابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عنهم ثُبوتُ عَدَالَتِهِم.

■ من عقيدة أهل السُّنَّةِ اللّٰه عنهم وجوب سلامة الألسنة والقُلوبِ تِجَاهَهم رَضِيَ اللّٰه عنهم.

■ مِن عَقِيدَة أَهْلِ السُّنَّةِ في الصَّحابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عنهم الإمساك عَمَّا شَجَرَ بينهم.

■ مِن عَقيدة أهل السُّنَّةِ في الصحابة رَضِيَ اللّٰه عنهم الدعاء والاستغفار لهم والاستغفار لهم.

■ مِن عَقِيدَةِ أَهلِ السَّنَّةِ في الصَّحابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عنهُمُ الشَّهادَةُ لِمَن شَهِدَ لهُ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ بالجنَّةِ.

■ من عقيدة أهل السُّنَّةِ في الصحابةِ رَضِيَ اللّٰهُ عنهم إثبات صحة صحة خلافة الخلفاء الأربعة الراشدين.

﴿مسلمان کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان پیش آنے والے اختلافات کے بارے میں موقف﴾

■ السكوتُ عمّا شجر بينهم:

"ان کے درمیان جو اختلاف ہوا، اس کے بارے میں خاموشی اختیار کرنا"

قال رسول الله ﷺ:

" إذا ذكر أصحابي فأمسكوا، و إذا ذكر النجوم فأمسكوا، و إذا ذكر القدر فأمسكوا"

[سلسله احاديث صحيحه/المناقب والمثالب/حديث: 3304]

(نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب میرے صحابہ کا تذکرہ ہونے لگے تو خاموش رہنا، جب ستاروں کا ذکر ہونے لگے تو خاموش رہنا اور جب تقدیر کے مسئلے کا ذکر ہونے لگے تو خاموش رہنا۔)

- وسُئِلَ عمرُ بنُ عَبْدِ العَزِيزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنِ القتال الذي حصَلَ بين الصحابة و الله عنه، فقال: تِلْكَ دماءٌ طَهَّرَ اللّٰه يدي منها؛ أفلا أطهر منها لساني ؟ مثل أصحاب رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ العيون، ودواء العُيونِ تَرْكُ مَسها۔

خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا ہے، جب ان سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان ہونے والی جنگوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

- "یہ وہ خون ہے جس سے اللہ نے میرے ہاتھوں کو پاک رکھا، تو کیا میں اپنی زبان کو بھی اس سے پاک نہ رکھوں؟"

["الطبقات الكبرى" (5/394)]

وہ سب ہمارے امام ہیں، اور ہمیں عبادت کے طور پر اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ جو کچھ ان کے درمیان پیش آیا، اس میں خاموشی اختیار کریں اور ان کا ذکر ہمیشہ اچھے الفاظ میں کریں، کیونکہ وہ نبی ﷺ کے صحابہ ہیں، اور نبی نے انہیں سبّ و شتم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مغفرت فرما دی ہے اور ان سے اپنی رضا کا اظہار کیا ہے)

■ الدعاء والاستغفار لهم:

"ان کے لیے دعا اور استغفار کرنا۔"

قال الله تعالى:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ [الحشر: 10]

(اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئیں جو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ اور دشمنی نہ ڈال، اے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے)

■ محبتهم رضي الله عنهم والثناء عليهم:

"ان سے محبت کرنا اور ان کی تعریف کرنا"

قال الطَّحاويُّ: (ونُحِبُّ أصحابَ رَسولِ اللهِ ﷺ، ولا نُفرِطُ في حُبِّ أحَدٍ مِنهم، ولا نَتَبَرَّأُ من أحَدٍ مِنهم، ونُبغِضُ مَن يُبغِضُهم، وبِغَيرِ الخَيرِ يَذكُرُهم، ولا نَذكُرُهم إلَّا بخَيرٍ، وحُبُّهم دينٌ وإيمانٌ وإحسانٌ، وبُغْضُهم كُفرٌ ونِفاقٌ وطُغيانٌ) [متن الطحاوية:ص81]

(ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے محبت کرتے ہیں، مگر کسی ایک کی محبت میں غلو نہیں کرتے اور نہ ہی کسی سے براءت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم ان لوگوں سے بغض رکھتے ہیں جو صحابہ سے بغض رکھتے ہیں یا انہیں خیر کے علاوہ کسی اور طریقے سے یاد کرتے ہیں۔ ہم صحابہ کا ذکر صرف بھلائی کے ساتھ ہی کرتے ہیں۔ ان سے محبت دین، ایمان اور احسان ہے، جبکہ ان سے بغض رکھنا کفر، نفاق اور سرکشی ہے)

■ الاعتذار عنهم، والتماس أحسن المخارج لما ثبت صدوره من بعضهم:

■ اہلِ سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معصوم نہیں تھے، ان سے بعض اوقات اجتہادی غلطیاں سرزد ہوئیں، لیکن ان کی نیتیں نیک تھیں اور وہ حق کے طلب گار تھے۔

1. ان کے لیے عذر تلاش کرنا.
2. ان کے اجتہاد کو حسنِ ظن سے دیکھنا.
3. اللہ نے ان کے گناہوں کو معاف فرمایا.
4. کسی بھی الزام میں حد سے تجاوز نہ کرنا.
5. بہترین توجیہ پیش کریں.

■ أن ما كان منهم وقع عن اجتهاد شرعي لا لطلب دنيا ولا رئاسة:

(بے شک جو کچھ ان (صحابہ) سے صادر ہوا، وہ ایک شرعی اجتہاد کی بنیاد پر تھا، نہ کہ دنیا طلبی یا سربراہی (حکمرانی) کے لیے)

رضوان اللہ علیہم أجمعین

□ صحابہ کرام اور اہل بیت کے بارے میں چند اہم مشہور کتب!!

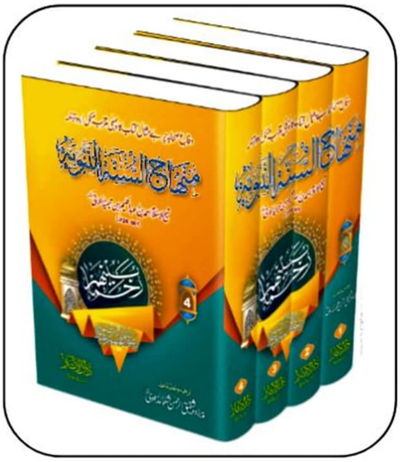

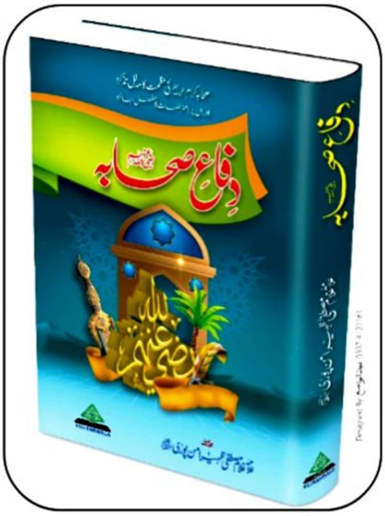

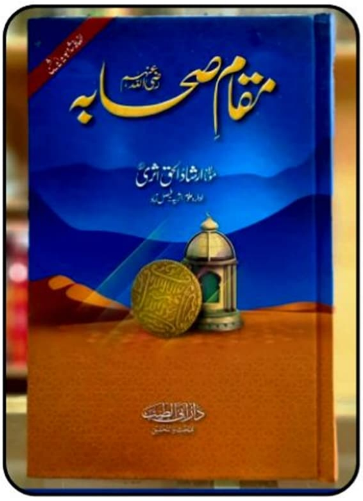

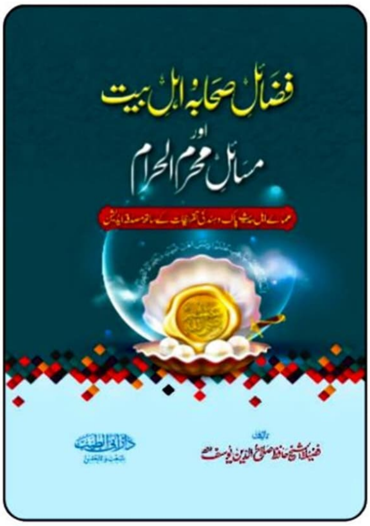

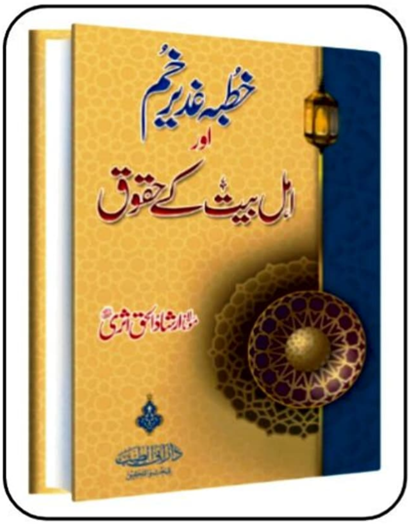

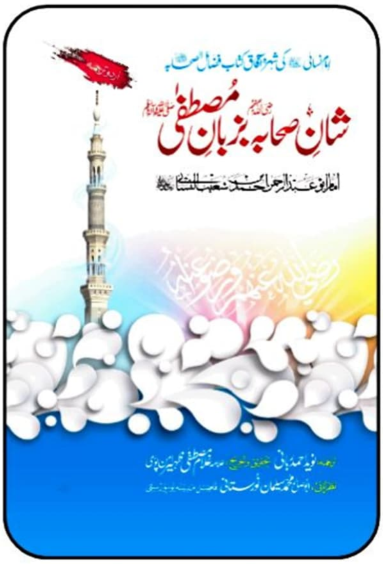

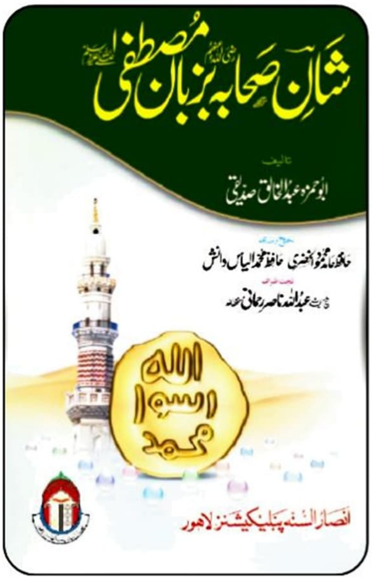

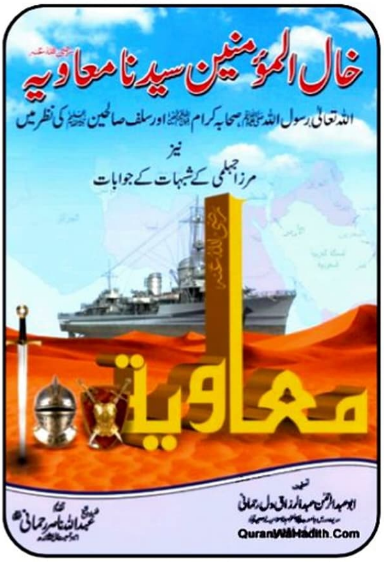
خال المؤمنین سیدنا معاویہ
مرزا جہلمی کے شبہات کے جوابات
معاویة

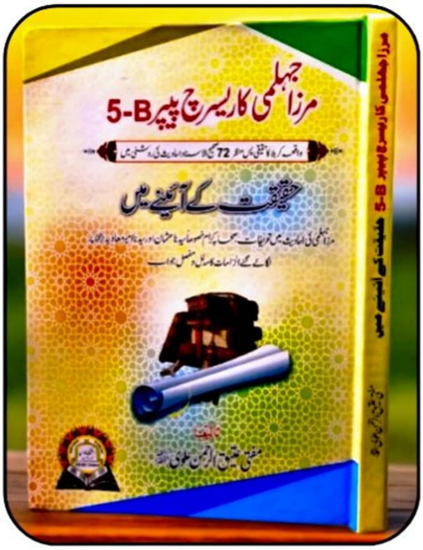
مرزا جہلمی کا ریسرچ پیپر 5-B
حقیقت کے آئینے میں

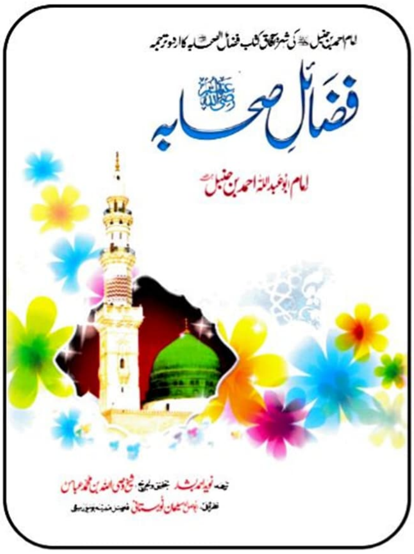
فضائلِ صحابہ
امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل

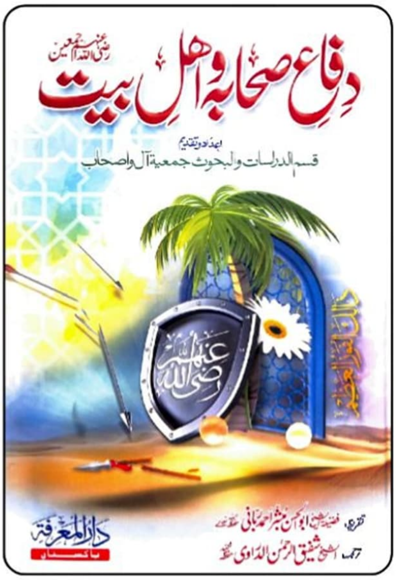
دفاع صحابہ و اہلِ بیت
دار المعرفة

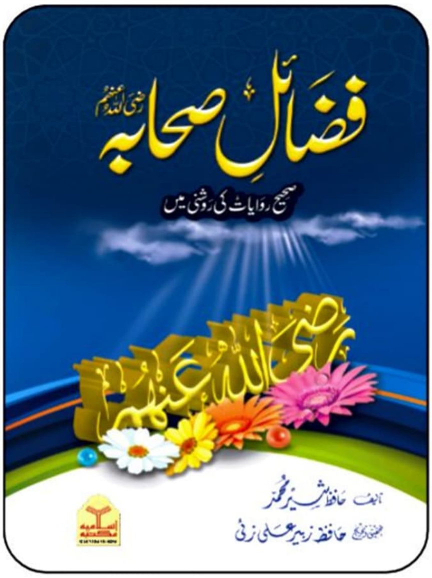
فضائلِ صحابہ
صحیح روایات کی روشنی میں
حافظ شبیر محمد
حافظ زبیر علی زئی

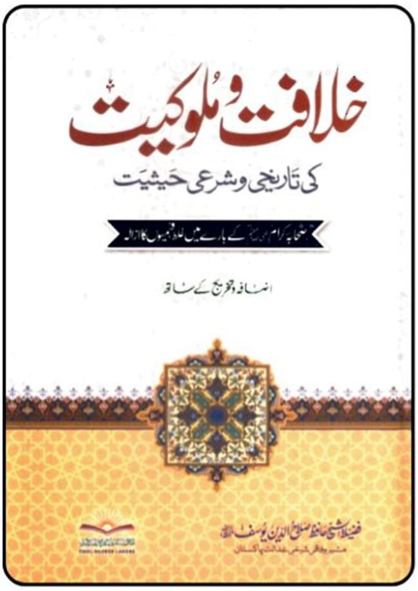
خلافت و ملوکیت
کی تاریخی و شرعی حیثیت
اضافہ و تخریج کے ساتھ

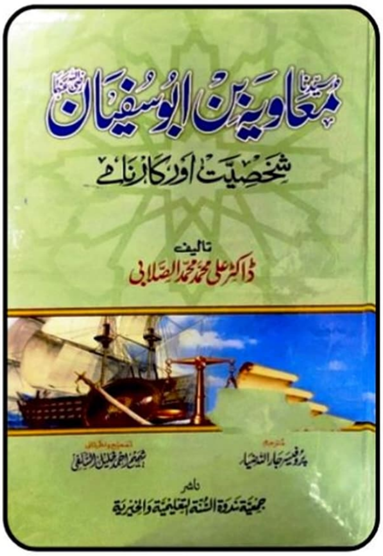
معاویہ بن ابوسفیان
شخصیت اور کارنامے
تالیف
ڈاکٹر علی محمد الصلابی

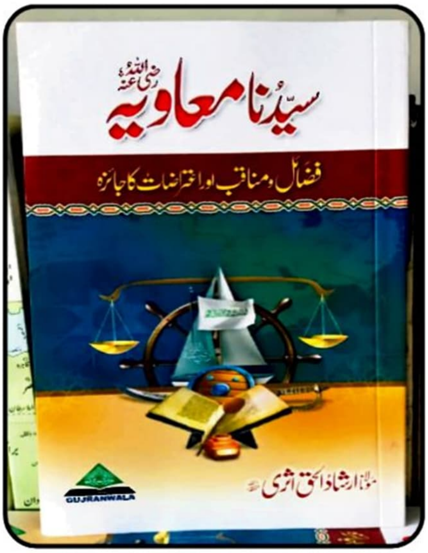
سیدنا معاویہ
فضائل و مناقب اور اعتراضات کا جائزہ
ارشاد الحق اثری
GUJRANWALA

صحابہ کرام کا تدارکِ فتن
www.KitaboSunnat.com

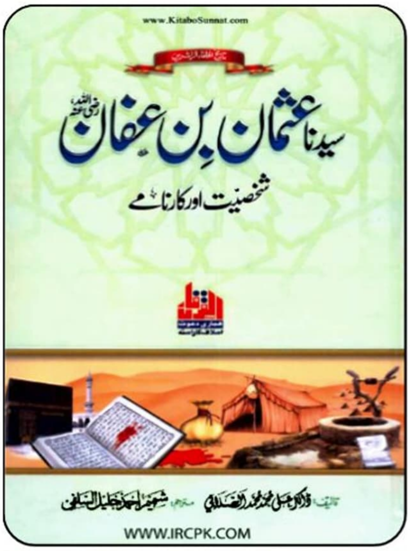
www.KitaboSunnat.com
سیدنا عثمان بن عفان
شخصیت اور کارنامے
تالیف ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی
شمیم احمد خلیل السلفی
WWW.IRCPK.COM

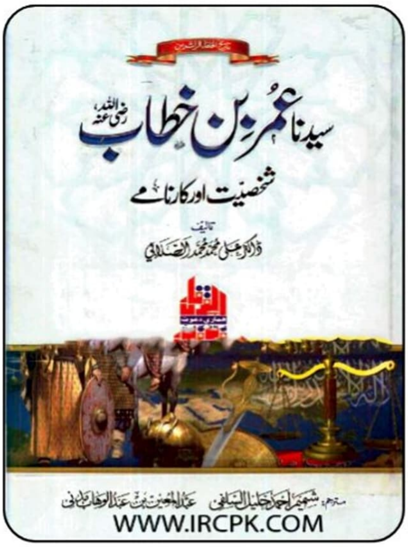
سیدنا عمر بن خطاب
شخصیت اور کارنامے
تالیف
ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی
مترجم شمیم احمد خلیل السلفی
WWW.IRCPK.COM

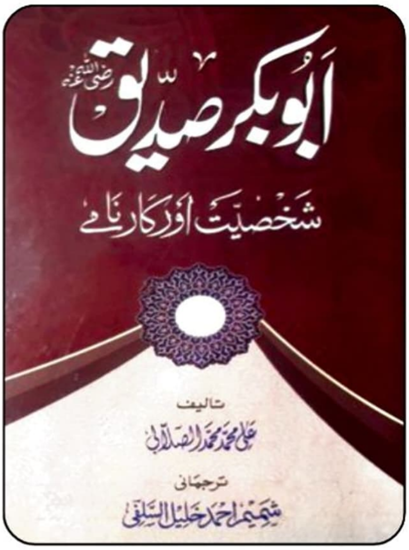
ابوبکر صدیق
شخصیت اور کارنامے
تالیف
علی محمد محمد الصلابی
ترجمانی
شمیم احمد خلیل السلفی

اربعین فضائل اہل بیت
www.KitaboSunnat.com
تالیف
انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

شان اہل بیت
www.KitaboSunnat.com
انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

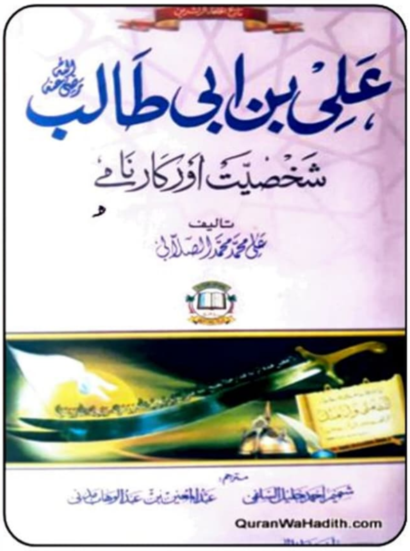
علی بن ابی طالب
شخصیت اور کارنامے
تالیف
علی محمد محمد الصلابی
مترجم
شمیم احمد خلیل السلفی
QuranWaHadith.com

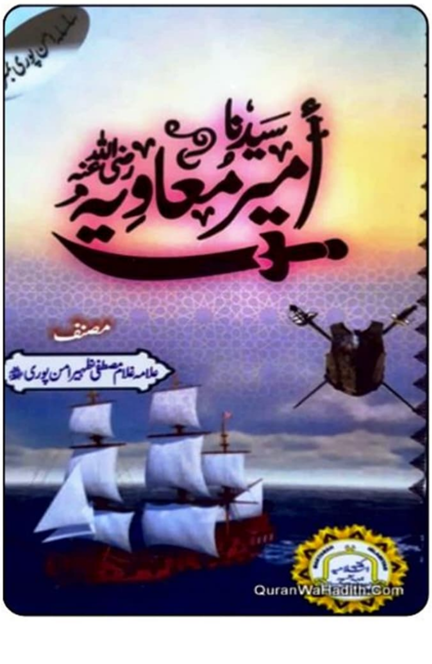
سیدنا امیر معاویہ
مصنف
علامہ غلام مصطفی ظہیر امن پوری
QuranWaHadith.Com

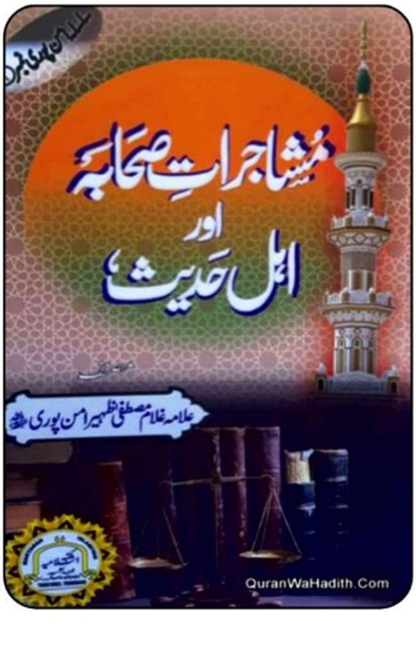
مشاجرات صحابہ
اور
اہل حدیث
علامہ غلام مصطفی ظہیر امن پوری
QuranWaHadith.Com

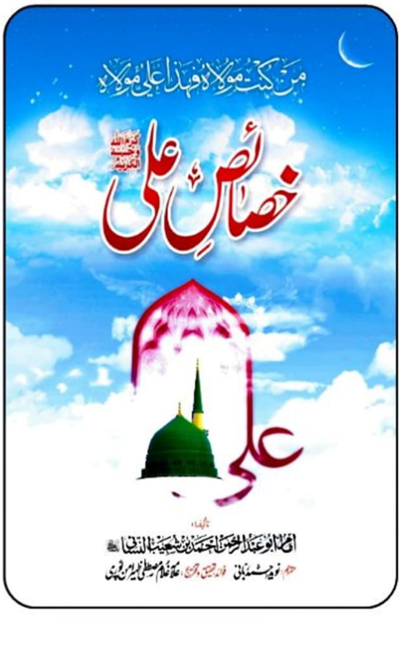
خصائص علی
علی

الحمد للہ بنعمتہ تتم الصالحات

تمت بحمد اللہ

بتاریخ : 20 فروری 2025ء

بوقت: 03:37pm

Follow the Official Social Network Platforms of

ZAD ACADEMY BARAMULLA